REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

روزنامہ

لاہور پاکستان

یوم شنبہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۲ روپے
ششماہی	۱۱ ر
سہ ماہی	۶ ر
ماہوار	۲½ ر
فی پرچہ	۱ ر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | ۴ر فتح ۱۳۲۷ھ | ۲ر صفر ۱۳۶۸ھ | ۴ر دسمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۷۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۳ر ماہ فتح سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کھانسی اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا جاری رکھیں۔

باوجود علالت طبع کے حضور نے خطبہ جمعہ خود پڑھا اور احباب کو قربانی کا معیار بلند سے بلند تر کرنے کی تحریک فرمائی۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو پسلی میں درد ہے۔ احباب دُعائے صحت فرمائیں۔

فلسطین کے متعلق برطانوی قرارداد کے اہم حصے مسترد کر دیئے گئے

پیرس ۳ر دسمبر کل رات بڑی سیاسی کمیٹی میں فلسطین کے متعلق برطانوی قرارداد پر بحث ہوئی۔ اس میں کہا گیا تھا۔ کہ کونٹ برناڈوٹ کی سکیم کی بُنیاد پر ایک مصالحتی کمشن فریقین میں سمجھوتہ کرانے کی کوشش کرے۔ قرارداد میں فلسطین کے عرب حصے کو شرق اردن میں شامل کرنے کے لئے بھی کہا گیا ہے سیاسی کمیٹی نے مصالحتی کمشن بھیجنے کی تجویز منظور کر لی۔ لیکن شرق اردن میں عرب حصے کو شامل کرنے اور کونٹ برناڈوٹ کی سکیم کو بُنیاد قرار دینے کی تجویزوں کو مسترد کر دیا۔ پاکستان۔ عرب ممالک۔ ترکی۔ افغانستان ہندوستان چین اور آسٹریلیا کے نمائندوں نے قرارداد کے ان حصوں کو مسترد کرنے کے حق میں ووٹ دئیے۔

مسٹر کھوڑو کے خلاف تحقیقاتی عدالت کا آخری کھُلا اجلاس

کراچی ۳ر دسمبر آج تیسرے پہر مسٹر کھوڑو سابق وزیر اعظم سندھ کے خلاف الزامات کی تحقیقات کرنیوالی عدالت کا آخری کھُلا اجلاس ہُوا جس میں حکومت کے وکیل نے وکیل صفائی کے دلائل کا جواب دیا۔

عدالت کی کارروائی ۴ر جون کو شروع ہوئی تھی ۴ کُل ۱۲۰ کھُلے اجلاس ہوئے عنقریب عدالت اپنی خفیہ رپورٹ گورنر سندھ کے سامنے پیش کر دیگی۔

پاکستان کی طرف سے ہندوستان سے کھانڈ خریدی جائیگی

بمبئی کے تجارتی حلقوں میں تشویش

لندن ۳ر دسمبر چیمبر آف کامرس کے رسالے کا نامہ نگار مقیم بمبئی رقمطراز ہے۔ کہ جس وقت سے پاکستان کے اس فیصلے کی خبر کراچی سے موصول ہوئی کہ پاکستان بہت زیادہ قیمتوں کی وجہ سے ہندوستان سے کھانڈ نہیں خریدے گا۔ بمبئی کے تجارتی حلقوں میں بہت زیادہ تشویش پائی جاتی ہے۔ نامہ نگار نے مزید بتایا ہے۔ کارخانوں کے لئے فالتو سامان کو دوسری جگہ روانہ کرنے کی تشویش اشیاء کی قیمتوں کی گرانی کے باعث برآمد اور تجارت کی ترقی میں زبردست رخنہ اندازی ہو رہی ہے۔ معلوم ہُوا ہے کہ جہانتک کھانڈ کا تعلق ہے پاکستان نے برازیل سے ۳۰ ہزار ٹن کھانڈ حاصل کرنیکے انتظامات کر لئے ہیں اور دیگر مقامات سے کھانڈ حاصل کرنے کے متعلق پاکستان جائزہ لے رہا ہے پاکستان دیگر خریداروں کے ساتھ بہت مضبوط حالت میں ہے۔

اس کے علاوہ کھانڈ کی قیمتوں میں اضافے کے باعث پاکستان کے اکثر غریب طبقے کے لوگوں نے گڑ کا استعمال کرنا شروع کر دیا ہے اسوقت تک ہندوستان پاکستان کو ۱۵ ہزار ٹن سے کچھ زائد کھانڈ فروخت کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ (اسٹار)

پاکستان اور ایران کے درمیان ہوائی سروس کا اجراء

کراچی ۳ر دسمبر۔ پاکستان اور ایران کے درمیان جو ہوائی سروس قائم ہوئی ہے دونوں حکومتوں نے اس پر ایک دوسرے کو مبارکباد کے پیغام ارسال کئے ہیں۔ ایرانی وزارت مواصلات کے پیغام کے جواب میں سردار عبدالرب نشتر وزیر مواصلات نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ اس ہوائی سروس کی بدولت دونوں ملکوں کے درمیان گہرے دوستانہ تعلقات اور زیادہ مضبوط ہو جائیں گے۔

مردان میں کھانڈ تیار کرنیوالا کارخانہ

مردان ۳ر دسمبر۔ مردان میں کھانڈ تیار کرنیکا جو کارخانہ تیار کیا گیا ہے امید ہے کہ بہت جلد وہ کام کرنا شروع کر دیگا اسسال وہ کافی مقدار میں کھانڈ تیار کریگی۔

نسلی امتیاز کی پالیسی کے متعلق جنوبی افریقہ کی وزارت میں اختلاف

کیپ ٹاؤن ۳ر دسمبر۔ جنوبی افریقہ کی حکومت نسلی امتیاز کی جس پالیسی پر عمل کر رہی ہے۔ اس کے متعلق وہاں کی موجودہ کابینہ میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ وزیر خزانہ نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ نسلی امتیاز کے متعلق حکومت جو فیصلے کر رہی ہے وہ نہایت افسوسناک ہیں اگر بغیر عوام کی رائے دریافت کرنے کے ان فیصلوں کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ تو اس کے نتائج خطرناک ہوں گے۔

کابینہ کے اختلافات پر غور کرنے کے لئے آج اس کا ہنگامی اجلاس ہو رہا ہے۔

جنوبی افریقہ کے سابق وزیر اعظم جنرل سمٹس نے وزیر خزانہ کے بیان کا خیر مقدم کیا ہے اور کہا ہے یورپین اقوام کی برتری تسلیم کرنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ایشیائی اقوام پر اس کا بُرا اثر پڑے۔

ملک کے اخبارات نے موجودہ صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ملک میں عام انتخابات پھر ہونے چاہئیں۔ تاکہ کسی ایک پارٹی کو واضح اکثریت حاصل ہو سکے۔

یاد رہے کہ اس وقت پارلیمنٹ میں جس پارٹی کے ہاتھ میں توازن ہے وزیر خزانہ اسکے لیڈر ہیں۔

تاریخی دستاویزات محفوظ کرنے کیلئے

ایک مرکزی ادارہ قائم کیا جائے گا

کراچی ۳ر دسمبر مسٹر فضل الرحمان وزیر تعلیم نے آج تاریخی دستاویزات کی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا بہت جلد ایک ایسا مرکزی ادارہ قائم کر دیا جائے گا۔ جو پاکستان کی تاریخی اور تمدنی دستاویزات کو جدید طرز کے مطابق محفوظ کرنے کا کام کرے۔ ماضی میں ان دستاویزات کو سخت نقصان پہنچتا رہا ہے۔ اب انکو محفوظ کر لیا جائے گا۔ کیونکہ مستقبل میں انہی سے پاکستان کی تاریخ مرتب کی جائیگی۔

کمیونسٹ فوج دارالحکومت کے اور زیادہ قریب پہنچ گئی

نانکنگ ۳ر دسمبر تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ کمیونسٹ فوجوں نے کیلنگ کے بیرونی مورچے بھی توڑ دیئے ہیں۔ سوچاؤ کے اہم مقام پر بھی ان کا قبضہ ہو گیا ہے اور اب وہ دارالحکومت کے اور زیادہ قریب پہنچ گئی ہیں۔ کمیونسٹوں نے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ سرکاری فوج کے ایک لاکھ سپاہیوں نے ایک مقام پر ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔

مغربی پنجاب میں درخت لگانیکی مہم۔ ساڑھے گیارہ لاکھ ایکڑ زمین مخصوص کر دی گئی

لاہور ۳ر دسمبر۔ مغربی پنجاب میں درخت لگانے کے پروگرام کو تیز کرنے کے لئے محکمہ جنگلات نے دو لاکھ ایکڑ بنجر زمین اٹک۔ راولپنڈی جہلم اور گجرات کے اضلاع میں زمینداروں سے حاصل کی ہے۔ اس کے علاوہ آٹھ لاکھ ایکڑ زمین پہلے سے محکمہ کے زیر اہتمام ہے۔ نئی زمین پر محکمہ کی نگرانی درخت لگائے جائیں گے۔ تاکہ ایندھن اور گھاس کی پیداوار بڑھ سکے۔

محکمہ نے ۱½ لاکھ ایکڑ دستہری رکھ کے رقبے بھی حاصل کئے ہیں یہ رقبہ پہلے ڈپٹی کمشنروں کے اہتمام میں تھے یہاں بھی جنگل اُگائے جائیں گے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

تحریکِ جدید کے متعلق نوجوانانِ جماعت کی ذمّہ واری

ہماری ہر دوسری نسل پہلی نسل سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرے!

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرزندانِ احمدیت سے ضروری ارشاد

"میں جماعت کے نوجوانوں کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو عظیم الشان ذمہ واریاں ان پر عاید ہوتی ہیں ان پر غور کریں اور جو پہلے سے اس جہاد میں حصّہ لے رہے ہیں وہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کریں اور جو نوجوان کسی وجہ سے اب تک اس جہاد میں حصہ نہیں لے سکے وہ سب وعدہ لکھائیں اور جہانتک ان سے ممکن ہو سکے زیادہ سے زیادہ قربانی کریں۔

میں جماعت کے نوجوانوں کو خواہ وہ لاہور کے رہنے والے ہوں یا امرتسر یا سیالکوٹ کے رہنے والے ہوں یا گجرات کے۔ پشاور کے رہنے والے ہوں یا دہلی کے اور اس سے آگے چل کر حیدر آباد یا کسی اور علاقے کے رہنے والے ہوں اس امر کی طرف خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس بات کو اپنے ذمے لیں کہ انہوں نے ہر ممکن طریق سے اس اگلے دور (دفتر دوم) کو کامیاب بنانا ہے اور اس کے لئے انہیں کتنی بھی قربانیاں کرنی پڑیں وہ ضرور کریں گے اور وہ کسی نوجوان کو بھی اس میں حصّہ لئے بغیر نہیں چھوڑیں گے۔

میں جماعت کے تمام دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کی ہر قسم کی قربانیوں میں حصّہ لیں ..... یہ ایک موت ہے جس کا ان سے مطالبہ کیا جا رہا ہے ..... بہت ہی مبارک وہ شخص ہے جو موت کے اس دروازے سے گذرتا ہے کیونکہ وہی ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاتھوں ہمیشہ کے لئے زندہ کیا جائے گا۔

اے دوستو آؤ کہ ہماری جانیں اسلام کے مقابلے پر کوئی قیمت نہیں رکھتیں۔ ہم میں سے ہر شخص خواہ اس کو مال ملا ہے یا نہیں اپنی اپنی توفیق کے مطابق خدا کے سامنے اپنی قربانی پیش کر دے اور اس قربانی کو پیش کرنے کے بعد ایک مردہ کی طرح آستانۂ الٰہی پر گر جائے۔ یہ کہتے ہوئے کہ اے میرے خدا۔ اے میرے خدا میری اس حقیر نذر کو قبول فرما اور مجھے اپنے دروازے سے مت دھتکار۔"

(ارشادات سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

امید ہے نوجوانانِ احمدیت حضور کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے وعدے جلد سے جلد حضور کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔ تحریک جدید میں شمولیت کے قواعد احباب کی اطلاع کے لئے ۳۰ نومبر کے اخبار الفضل میں شائع کئے جا چکے ہیں۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

میاں عمر الدین صاحبؓ کی وفات

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ کل بروز پیر صبح نو بجے میاں عمر الدین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (والد صاحب جناب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر) بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم و مغفور کو کراچی کے احمدیہ قبرستان میں امانتاً دفن کر دیا گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار محمد اسمٰعیل دیالپوری عفی عنہ

"ضروری اطلاع"

دفتر افتاء عارضی طور پر احمد نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں منتقل ہو گیا ہے۔ اس لئے احباب فتوی وغیرہ سے متعلقہ خط وکتابت آئندہ مندرجہ بالا پتہ پر کریں۔

خاکسار سیف الرحمٰن مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

کمسن بچوں کی عدالت کے مجسٹریٹ کا دورہ

لندن ۴ دسمبر برمنگھم کی کمسن بچوں کے جرائم کے متعلق کارروائی کرنے والی عدالت کے ایک مجسٹریٹ مسٹر میلن بے نیز کمسن مجرموں کے خلاف کارروائی کرنے کے تازہ ترین طریقوں پر لیکچر دینے کے لئے جلد ہی مصر جانے والے ہیں۔ انہوں نے کمسن بچوں کے جرائم کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ (انشار)

تعلیم الاسلام کالج کی شاندار کامیابی

لاہور ۴ دسمبر۔ تعلیم الاسلام کالج کی ہاکی ٹیم نے یونیورسٹی ٹورنامنٹ کا اس سال آخری میچ جیت کر شاندار کامیابی حاصل کی اور ایک سال کے لئے ٹرافی کی حقدار ہو گئی۔

اس فائنل میچ میں سکور کرنے کا سہرا اجمل اور سلطان کے سر پر ہے۔ اس سیشن کے تمام میچوں میں تین کھلاڑیوں نے کھیل کے میدان میں قابل داد کھیل کا مظاہرہ کیا۔ ان میں سے احمد حسن کپتان ٹیم کا نام قابل ذکر ہے جو بہت مستعدی اور جانفشانی سے کھیلتے رہے۔ ان کے علاوہ اجمل، رشید، سلطان اور صادق بھی اپنی اپنی جگہ پر اچھے کھلاڑی کی حیثیت حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ اس ٹورنامنٹ کے دوران میں ایک قابل افسوس حادثہ صوفی حامد ابن جناب صوفی غلام محمد صاحبؓ کے زخمی ہونے کی صورت میں پیش آیا۔ جس کی وجہ سے وہ باقی میچز میں شرکت نہ کر سکے۔ ٹیم کے تمام ممبران کی کھیل بہ حیثیت مجموعی بہت اچھی تھی۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔ جنید، عبد الکریم، عبد الحمید خاں۔ شیخ بشیر احمد، احمد حسین۔ صادق محمد، رفیق احمد، عبد الرشید، محمد سلطان، محمد اجمل، جلال الدین، محمد الیاس۔ حامد صوفی۔

تمام ٹورنامنٹ کے دوران میں ہماری ٹیم کی طرف ایک گول بھی نہ ہوا جو ایک خاص کامیابی ہے یہ واضح رہے کہ تعلیم الاسلام کالج کو ابھی تک حکومت کی طرف سے کوئی کھیل کا میدان نہیں دیا گیا۔ (نامہ نگار)

روزنامہ الفضل
۴ دسمبر ۱۹۴۸ء

انفاق فی سبیل اللہ

اسلام چند مذہبی رسومات کی پابندی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ یہ ہمیں تمام زندگی کو ایک خاص نقطۂ نظر سے بسر کرنے کے لئے اصول بتاتا ہے۔ اور ان اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کے آسان ترین طریقے سکھاتا ہے۔ پھر وہ کسی نیکی کا صرف اصول بتا کر خاموش نہیں ہو جاتا۔ بلکہ وہ ہمیں اپنی عملی زندگی میں اس اصول کو برتنے کے لئے راہ نمائی بھی کرتا ہے اور عام اصول کی خاص صورتیں بھی بتاتا ہے۔ چنانچہ اپنے مال کو راہ خدا میں خرچ کرنے کا عام اصول اللہ تعالےٰ نے یہ قرر کیا ہے۔ کہ

لن تنالوا البر حتّٰی تنفقوا مما تحبون۔

یہ عام اصول قرآن کریم میں کئی جگہ بیان ہوا ہے لیکن چونکہ اس اصول کو زندگی میں زیر عمل لانے کے طریقے غیر محدود ہیں۔ اور انسان بعض وقت خود فیصلہ نہیں کر سکتا۔ کہ اس کے اپنے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے وقت کے لحاظ سے کون طریقہ زیادہ کار آمد ہو سکتا ہے۔ اور کن لوگوں کے لئے اور کن اغراض کے لئے اپنا مال خرچ کرنا چاہیئے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس عام اصول کی عمومیت کو قائم رکھتے ہوئے وہ ضروری اوقات اور موقعے بھی بتا دیئے ہیں۔ جو اس عام اصول کو عملی زندگی میں زیادہ سے زیادہ مفید صورت میں برتنے کے لئے ہماری راہ نمائی کرتے ہیں۔

مال کے خرچ کرنے کا سب سے پہلا قاعدہ یہ بتایا گیا ہے کہ

یسئلونک ماذا ینفقون قل العفو

یعنی تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کیا جائے ان کو بتاؤ کہ جو زیادہ بچے۔

اس قاعدہ میں جہاں یہ تلقین کی گئی ہے۔ کہ اپنی ضرورت سے جو بچے وہ دوسروں کے لئے خرچ کیا جائے۔ وہاں یہ پہلو بھی واضح کیا گیا ہے۔ کہ ہماری ذاتی ضروریات سے جتنا بھی فاضل مال ہو وہ سب کا سب دوسروں کے لئے خرچ کر دینا چاہیئے۔ اپنے نفس کا پورا پورا حق ادا کرنا اسلام میں نہایت ضروری بتایا گیا ہے۔ لیکن اپنے نفس کی جو ضروریات ہیں وہ جائز ہونی چاہئیں۔ ان ضروریات میں وہ عیاشی کی باتیں شامل نہیں ہیں۔ جن کو ہم فریب نفس سے ضروریات میں شامل کر لیتے ہیں۔ جو نعمتیں اللہ تعالےٰ نے انسان کے لئے پیدا کی ہیں۔ ان کا صحیح اور جائز استعمال کرنے سے اسلام منع نہیں کرتا۔ جائز ضروریات کے حدود ہر ایک انسان کے لئے مختلف ہیں۔ تھوڑے سے غور سے انسان اپنی ضروریات کے حدود کا تعین کر سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ایسے حدود تعین کرنے میں بھی ہماری راہ نمائی فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ

لا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطہا کل البسط فتقعد ملوماً محسوراً۔

یعنی اپنے ہاتھ کو اپنی گردن سے باندھ نہ لو۔ اور نہ اتنا کشادہ کر دو کہ بعد میں حسرت زدہ بیٹھ جاؤ۔ اور لوگوں کی ملامت کا نشانہ بنو۔

الغرض اللہ تعالےٰ نے ذاتی جائز ضروریات کو پورا کرنے اور ان ضروریات سے فاضل جو مال ہو اسکو خرچ کرنے کے حدود بیان فرما دیئے ہیں۔ اور ایک ایسا قاعدہ کلیہ ہم کو بتا دیا ہے۔ کہ جس پر عمل کر کے ہم نہ صرف اپنی زندگی کو خوشگوار طور پر گزار سکتے ہیں۔ بلکہ دیگر بنی نوع انسان کی زندگی کو خوشگوار بنانے میں بھی مدد کر سکتے ہیں۔

اپنی جائز ضروریات سے فاضل مال صرف کرنے کا ایک عام حکم ہم نے اوپر بتایا ہے۔ اس حکم کے مطابق ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے فاضل مال کو ان خاص قواعد کے مطابق خرچ کریں۔ جو اللہ تعالےٰ نے ہم کو بتائے ہیں۔ ایک قاعدہ تو زکوٰۃ ادا کرنے کا مقرر کیا گیا ہے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ سال کے بعد اس کے پاس جتنا فاضل مال موجود ہو۔ اس کا چالیسواں حصہ ان شرائط کے مطابق جو اسلامی شریعت نے مقرر کی ہیں خرچ کرے۔ یہ حکم کم سے کم فاضل مال میں سے خرچ کرنے کا ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ ایک انسان کے پاس زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد بھی کثیر مال بچ جائے۔ جو اس کی جائز ذاتی ضروریات سے فاضل ہو۔ ایسے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا عام اصول بروئے کار آئے گا۔ صدقات اس عام اصول کے ماتحت آتے ہیں۔ صدقات کے مختلف مواقع بھی اللہ تعالےٰ نے ہماری راہ نمائی کے لئے بتا دیئے ہیں۔ یہ مواقع بہت سے ہیں۔ ان میں سے چند مندرجہ ذیل آیت میں مذکور ہیں۔

وبالوالدین احساناً وبذی القربیٰ والیتمٰی والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم

یہ آیت ہم نے بطور مثال کے پیش کی ہے۔ ان کے علاوہ بھی بعض دوسرے مواقع صدقات کے قرآن میں بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض مواقع پر ہم براہ راست اپنا فاضل مال خرچ کر سکتے ہیں بعض مدیں ایسی بھی ہیں کہ بذریعہ امام وقت خرچ کرنے سے مستحقین کو زیادہ فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ مثلاً ہمیں بعض مساکین اور یتامیٰ کا علم ہو سکتا ہے مال کے زیادہ مستحق ہیں ذاتی علم نہیں ہو سکتا

(باقی دیکھیے ...)

قادیان کے دوست خیریت سے ہیں

اخبار سٹیٹسمین کے نمائندہ کی قادیان میں آمد

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ رتن باغ لاہور

احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ الحمد للہ قادیان کے سب دوست خیریت سے ہیں۔ اور اپنے اس دینی اور روحانی پروگرام کو پورا کر رہے ہیں۔ جو ان کے لئے مقرر ہو چکا ہے۔ بعض دوست جو بیمار ہو گئے تھے۔ وہ اب خدا کے فضل سے روبصحت ہیں۔ احباب اپنے قادیان کے بھائیوں کو جو اس وقت گویا ہمارے لئے دوسری دنیا میں بس رہے ہیں اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اس وقت قادیان کا جو حصہ جماعت احمدیہ کے قبضہ اور استعمال میں ہے وہ مسجد اقصیٰ سے لے کر دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور مسجد مبارک اور دار المسیح اور مدرسہ احمدیہ اور مہمانخانہ اور لنگر خانہ سے ہوتا ہوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے باغ اور مقبرہ بہشتی تک پہونچتا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا مکان بھی اسی حلقہ میں شامل ہے

افسوس ہے کہ ابھی تک قادیان میں کافی آٹا بھجوانے کا انتظام نہیں ہو سکا۔ اس کے لئے مسلسل کوشش جاری ہے۔ مگر ابھی تک حکومت ہندوستان نے اجازت نہیں دی۔

قادیان کے جلسہ سالانہ کے متعلق یہی فیصلہ ہوا ہے کہ وہ انشاء اللہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہوگا جس کے لئے قادیان کے دوست پروگرام مرتب کر رہے ہیں۔

گزشتہ ہفتہ کے دوران میں اخبار سٹیٹسمین دہلی کے ایک نمائندہ صاحب قادیان گئے۔ اور وہاں امیر جماعت احمدیہ مقامی اور مولوی برکات احمد صاحب اور ملک صلاح الدین صاحب اور عزیزم وسیم احمد سلمہ سے ملکر حالات دریافت کرتے رہے۔ ان کی رپورٹ کو اخبار سٹیٹسمین دہلی نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۶ر نومبر ۱۹۴۸ء میں بہت نمایاں کر کے صفحہ اول پر شائع کیا ہے۔ اس رپورٹ میں سٹیٹسمین کے نمائندہ نے اپنے چار تاثرات خصوصیت کے ساتھ بیان کئے ہیں:۔

(۱) قادیان میں مقیم احمدیوں کا مخصوص دینی اور روحانی ماحول جس میں یہ بظاہر دنیا سے کٹے ہوئے لوگ اس وقت سرشار نظر آتے ہیں۔

(۲) ہمارے قادیان کے دوستوں کی غیر معمولی مشکلات اور قربانیاں جن کا سلسلہ گو فسادات سے شروع ہوا۔ اور ایک حد تک اب تک چل رہا ہے۔

(۳) ان مشکلات کے باوجود ان کا انتہائی صبر و استقلال کے ساتھ قادیان میں بیٹھے رہنا اور اپنے مقدس مقامات کو نہ چھوڑنا حتیٰ کہ اس غیر معمولی صبر و استقلال کو دیکھ کر بعض اوقات ان پر ظلم و تشدد کرنے والے لوگ بھی شرما جاتے ہیں۔

(۴) قادیان کی پرانی غیر مسلم آبادی پر جماعت احمدیہ کے حسن سلوک کا اچھا اثر جو قادیان میں جماعت کے طاقت کے زمانہ سے لے کر موجودہ کمزوری کے زمانہ تک یکساں قابل تعریف رہا ہے۔

الفضل ما شہدت بہ الاعداء

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۱/۱۸ ۴۸ء

آج اگر دوبارہ عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں؟

از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس

بانیٔ جماعت احمدیہ کا ایک الہام ہے وبالحق انزلناہ وبالحق نزل کہ آپ کا نزول بموجب حکم الٰہی ضرورت حقہ کے وقت ہوا ہے۔ نیز آپ فرماتے ہیں ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

آپ کا ظہور اگرچہ بوقت ضرورت ہوا۔ لیکن اہل زمانہ نے آپ کی مخالفت اسی نہج پر کی۔ جس طرح انبیائے سابقین کی مخالفت ان کے ہمعصروں نے کی تھی۔ تاریخ انبیاء پر نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء کے ہمعصر ان کی ناکامی اور تباہی کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ لیکن خدا کا ہاتھ ان کی نصرت فرماتا ہے۔ اور آخر کار انکے مخالفین آہستہ آہستہ ان خیالات و افکار کو اپنانا شروع کر دیتے ہیں۔ جن کی بناء پر وہ انبیاء اور ان کے متبعین کو انواع و اقسام کے مصائب و مظالم کا تختہ مشق بناتے رہے۔ اس زمانہ میں بھی ایسا ہی ظہور میں آیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سب سے پہلے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے آسمان پر بجسدہ العنصری زندہ ہونے کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور بدلائل قاہرہ ثابت کیا۔ کہ وہ دیگر انبیاء کی طرح وفات پا چکے ہیں۔ اس اعلان پر آپ پر کفر کا فتوےٰ لگایا گیا۔ لیکن اس اعلان پر ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہے۔ کہ مسلمان عام طور پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کو ماننے لگ گئے ہیں۔ یہاں تک کہ ازہر یونیورسٹی کے بڑے بڑے عالم بھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کا اقرار کر چکے ہیں۔

دوسری بات جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زور دیا۔ وہ یہ تھی کہ موجودہ زمانہ ایک مسیح کی بعثت کا مقتضی ہے۔ اور اس وقت جو مفاسد اور شرور پیدا ہو چکے ہیں۔ اور جس قدر بے دینی پھیل چکی ہے۔ وہ دور نہیں ہو سکتی اور لوگوں کے روحانی روگوں کا علاج نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی مسیح نہ آئے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کے لئے مسیح بنا کر بھیجا ہے۔ اور آپ نے وہ اصول اور ہدایات بیان فرمائیں۔ جن پر عمل کرنے سے زمانہ کی اصلاح ہو سکتی تھی۔ لیکن لوگوں نے آپ کی ویسے ہی تکذیب کی۔ اور مخالفت کی جیسا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی یہود نے کی تھی۔ مسلمان علماء نے کہا کہ قرآن مجید کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی مسیح کی ضرورت نہیں ہے لیکن آج ساٹھ سال کے بعد مخالفین کو اپنی حالت زار کو ملاحظہ کرتے ہوئے یہ احساس ہونے لگا ہے کہ فی الواقعہ اس وقت مسلمانوں کی حالت بعینہ وہی ہو چکی ہے۔ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے وقت یہود کی تھی۔ اور یہ کہ اس وقت ان کی اصلاح کے لئے مسیح کے آنے کی ضرورت ہے۔ اس امر کی تائید کے لئے ہم ذیل میں رسالہ "چراغ راہ کراچی" سے ایک اقتباس پیش کرتے ہیں۔ مضمون لکھنے والے نعیم صدیقی ہیں۔ جو اس رسالہ کے مرتب بھی ہیں آپ بذیل عنوان "دنیا کا ایک مظلوم محسن" حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دعوے اور یہودیوں کی مخالفت وغیرہ کا ذکر کر کے لکھتے ہیں۔

"یہ وہ پاک انسان تھا جس نے کھلے معجزات کثرت سے دکھائے۔ جس نے اپنی نرم خوئی لطافت مزاج۔ اپنی دردمندی۔ اپنی رقت قلب اور اپنی دلسوزی کا ایک ایک بننے والا ثبوت دیا۔ جس نے برائی سے بھلائی کی۔ دشمنوں سے ہمدردی کی۔ بیگانوں سے یگانگت کی۔ اور جس نے قوم کی فلاح کے لئے ایک ایک بستی کی خاک چھانی اور جس کی زبان سے کوئی قول اور جس کے اعضاء سے کوئی فعل ایسا صادر نہ ہوا۔ جس سے انسانی فلاح کو کوئی ضرر پہنچتا۔"

"اس پاک انسان کو اسکے حریفوں کے سامنے رکھ کر دیکھئے۔ تو دونوں کے فکر دونوں کے اخلاق۔ دونوں کی گفتار۔ دونوں کے اعمال اور دونوں کے مشاغل میں زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ لیکن وہ دنیا کیسی اندھی تھی۔ جو اس فرق کو محسوس نہ کر سکی۔ اور پروپیگنڈے کے وہ استاد کتنے ماہر تھے جنہوں نے رائے عام کی آنکھوں میں فلک جھونک کر اپنے محسن کو غدار بنا کے چھوڑا"

"یہ دنیا آج بھی وہی ہے۔ اور آج بھی اس درجے کے اندھے پن کا ثبوت دے سکتی ہے بشرطیکہ کوئی عیسےٰ اسکے اخلاقی روگوں کو دور کرنے کے لئے میدان میں آئے"

"آج بھی اگر دوبارہ عیسےٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں۔ اور اپنے اسی پیغام کو لے کر اٹھ کھڑے ہوں۔ جو انہوں نے بنی اسرائیل کے پیش کیا تھا۔ تو قرآن کو اور انجیل کو پڑھ کر عیسےٰ علیہ السلام کی تاریخی شخصیت سے بھی وابستگی رکھنے والوں میں سے اکثریت ان لوگوں کی ہوگی۔ جو عیسےٰ علیہ السلام کے مخالفین کی صف میں کھڑے ہو جائیں گے۔ اور اس محسن کو غدار کی حیثیت دے کر اپنے وقت کے کسی پیلاطوس کے سامنے سولی دلوانے کے لئے کھڑا کریں گے۔"

یہ وہ الفاظ ہیں جن میں صدیقی صاحب نے موجودہ مسلم دنیا کا نقشہ کھینچا ہے۔ لیکن آنے والا مسیح مدت ہوئی ظاہر ہو چکا۔ اور اسکے ساتھ وہی سلوک کیا گیا۔ جو مذکورہ بالا الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے خلاف عیسائیوں نے اقدام قتل کا مقدمہ بھی کیا۔ اور انہیں اس زمانہ کے پیلاطوس کے سامنے لایا گیا۔ اور اسے سزا دلوانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ اس مقدمہ میں آریوں نے بھی عیسائیوں کی مدد کی۔ اور بعض مسلمان علماء نے نہ صرف مدد کی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف گواہی بھی دی۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے جیسے پہلے مسیح کی نصرت فرمائی تھی۔ اسی طرح اس زمانہ کے مسیح کی بھی نصرت فرمائی۔

صدیقی صاحب جس نتیجہ پر آج پہنچے ہیں۔ وہ عارف مرد جسے خدا تعالےٰ نے مسیح بنا کر بھیجا تھا۔ آج سے پچاس برس پیشتر اس نتیجہ پر پہنچ چکا تھا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی تالیف کتاب البریہ میں جس میں آپ نے اس مقدمہ کا بالتفصیل ذکر کیا ہے۔ جو عیسائیوں نے آپ پر اقدام قتل کا کیا تھا تحریر فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ تا میں اس خطرناک حالت کی اصلاح کروں۔ اور لوگوں کو خالص توحید کی راہ بتاؤں۔ چنانچہ میں نے سب کچھ بتا دیا۔ اور نیز مجھے اسلئے بھیجا گیا ہے کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالےٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں۔ اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے۔ . . . . . . زبانوں پر بہت کچھ ہے۔ مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ حضرت مسیح نے اسی حالت میں یہود کو پایا تھا۔

(باقی دیکھیں ص ۷ کالم ۴ پر)

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

بچوں کو چھوٹی عمر سے ہی نماز کا عادی بناؤ

ترجمہ از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رض

حضرت عمرو بن شعیب رض سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز سکھاؤ۔ اور انہیں حکم دو۔ کہ نماز پڑھا کریں۔ اور اگر وہ دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھیں۔ تو ان کو مارو۔ اور اس عمر میں الگ سلاؤ (ابو داؤد)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

زمانہ طفولیت سے ہی دینی تعلیم کا اہتمام نہایت ضروری ہے

"آجکل کے تعلیم یافتہ لوگوں پر ایک اور بڑی آفت جو آکر پڑتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان کو دینی علوم سے مطلق مس نہیں ہوتا۔ پھر وہ جب کسی ہیئت دان یا فلسفہ دان کے اعتراض پڑھتے ہیں۔ تو اسلام کی نسبت شکوک اور وساوس ان کو پیدا ہو جاتے ہیں۔ تب وہ عیسائی یا دہریہ بن جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں ان کے والدین بھی ان پر بڑا ظلم کرتے ہیں۔ کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے ذرا سا وقت بھی ان کو نہیں دیتے۔ اور ابتدا ہی سے ایسے دھندوں اور بکھیڑوں میں ڈال دیتے ہیں۔ جو انہیں پاک دین سے محروم کر دیتے ہیں۔ یہ بات بھی غور کرنے کے قابل ہے۔ کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے۔ طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے۔ انسانی عمر کے کسی دوسرے حصہ میں ایسا حافظہ کبھی بھی نہیں ہوتا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ طفولیت کی بعض باتیں تو اب تک یاد ہیں لیکن پندرہ برس پہلے کی اکثر باتیں یاد نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں۔ اور قوے کے نشوونما ہونے کی عمر ہونے کے باعث ایسے دلنشیں ہو جاتے ہیں۔ کہ پھر ضائع نہیں ہو سکتے۔ غرض یہ ایک طویل امر ہے۔ مختصر یہ کہ تعلیمی طریق میں اس امر کا لحاظ اور خاص توجہ چاہیئے۔ کہ دینی تعلیم ابتدا سے ہی ہو۔ اور میری ابتدا سے یہی آرزو رہی ہے اور اب بھی ہے۔ اللہ اسکو پورا کرے۔" (ملفوظات ص۴۴)

عقیدۂ تثلیث کے متعلق پانچ نہایت اہم سوال

(از مکرم جناب ملک فضل حسین صاحب)

منجملہ دیگر نشانیوں کے الہامی کتاب کی ایک نشانی یہ بھی ہونی چاہیئے۔ کہ وہ ہمیں اس قسم کے مسائل جو ایمانیات میں داخل ہوں۔ ایسے آسان اور سادہ طرز پر سکھائے کہ فلاسفر سے لیکر معمولی عقل و فہم کا انسان بھی انہیں علیٰ قدر مراتب سمجھ سکے۔ لیکن اگر وہ کتاب ایسے مسائل کی تعلیم دے جو محض پیچیدہ اور عقل و خرد سے قطعی بالا ہوں تو پھر ان پر ایمان لانا اور انہیں سچے دل سے صحیح یقین کرنا گویا خواہ مخواہ کا دماغی خراج ادا کرنا ہوگا۔ بلکہ یوں کہیں تو بے جانہ ہوگا۔ کہ خدا اد عقل کو یکدم فارغ خطی دے دینی ہوگی۔ اب ایسی حالت میں ہر ایک بالغ و عاقل سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس قسم کے محیر العقل مسائل کو انسانی دماغ میں زبردستی ٹھونسنا اور اسے ان کی صداقت و حقانیت پر ایمان لانے پر مجبور کرنا صریح ظلم ہوگا۔ جب ہم دنیا میں دیکھتے ہیں۔ کہ انسانی حکومتیں رعایا کی حفاظت ترقی و بہتری کے لئے جس وقت قانون وضع کرنے لگتی ہیں۔ تو اس امر کا خاص خیال رکھتی ہیں۔ کہ ان پر عمل کرنے سے لوگوں پر کسی قسم کا ناقابل برداشت بوجھ نہ پڑے تو پھر خدا۔ ہاں رحیم و کریم خدا۔ شفیق و مہربان خدا۔ اپنی مخلوق پر یہ ظلم کیوں روا رکھنے لگا۔ کہ ان کے ایمانیات میں ایسے مسائل رکھ دے جو ان کے واسطے ہمیشہ ہمیش کے لئے سربستہ راز۔ معمہ اور عقدہ بنے رہیں۔ اور کوئی بھی انسان اپنے ناخن عقل سے ان کی گرہ کشائی نہ کر سکے۔

ہم تو یہی کہیں گے کہ اگر خدا انسانوں سے ایسے مسائل منوانا چاہتا ہے جو کسی ایک شخص کی بھی سمجھ میں نہ آئیں۔ تو وہ رحیم کہلانے کا مستحق نہیں۔ بلکہ اگر اسے ظالم کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ کیونکہ جب اس نے انسانوں کو۔ ایسی عقل ہی نہیں دی جو لاینحل مسائل کو سمجھ سکیں اور ایسے وجہ مالا یطاق بوجھ کے نیچے دبے چلے جائیں تو ایسی حالت میں بھی وہ کتاب الہامی کہلا سکتی ہے۔ اور نہ وہ ہستی ہی رحیم کریم کہلانے کی مستحق ہے جو لوگوں پر اُن کی طاقت و قدرت سے کہیں زیادہ بار ڈالتی ہے۔ لیکن چونکہ خدا مسلمہ طور پر رحیم اور مہربان ہے اس لئے وہ اس قسم کے مسائل پر ایمان لانے کا حکم نہیں دے سکتا اور یہ وہ اصل ہے کہ جس سے ہمارے وہ مسیحی بھائی بھی جو قدرت کی طرف سے زیور عقل و فہم سے مالا مال کئے گئے ہیں ضرور اتفاق کریں گے۔

پہلا سوال:۔ پس اگر وہ اس اصل پر صاد کریں۔ اور اس سے متفق ہوں۔ اور حقیقۃً انہیں متفق ہونا ہی چاہیئے۔ تو پھر ہم نہایت ادب سے اُن سے یہ پوچھتے ہیں۔ کہ آپ لوگ جو توحید میں تثلیث اور تثلیث میں توحید کے قائل ہیں۔ آخر یہ کس دلیل و برہان پر مبنی ہے؟ اگر کہیں کہ یہ عقیدہ انسانی فہم میں نہیں آ سکتا۔ تو پھر اس پر ایمان لانا اور اُسے مدار نجات قرار دینا غلطی نہیں؟ اگر فرمائیں کہ ہم نے اسے سمجھ لیا ہے۔ تو پھر تعجب ہے کہ آپ لوگوں نے عرصہ دراز تک باوجود توحیدیوں کے پے درپے مسلسل اور متواتر مطالبہ کے بھی نہ تو اس کی تشریح کی اور نہ ہی اس بارہ میں انہیں سمجھایا ہی۔؟

دوسرا سوال:۔ جس طرح تین ایک اور ایک تین کی ہمیں سمجھ نہیں آئی۔ اسی طرح یہ جو اب بھی ہماری عقل میں نہیں آیا۔ کہ گذشتہ ۱۹ صدیوں میں تو کسی نے اسے نہ سمجھا۔ مگر موجودہ مسیحی نسل نے اسے سمجھ لیا۔ تعجب ہے کہ بڑے بڑے عمائدین کلیسا تو صاف اور کھلے لفظوں میں اس کے سمجھنے سے قاصر رہنے کا اقبال کریں۔ مگر اس زمانہ کے مسیحی اس کی صحیح صحیح توجیہہ کرنے پر قادر ہو جائیں؟ لیکن جہاں تک ہم سمجھتے ہیں۔ اگلوں کی طرح موجودہ مسیحی بھی نہ تو اسے سمجھتے ہیں اور نہ دوسروں کو سمجھا سکتے ہیں۔

اور اگر کوئی حقیقت الامر سے ناواقف ہوتا ہوا ابھی یہ کہنے کی جرأت کرے کہ اُن میں کون سے اشکال ہیں سبھی سمجھ سکتے ہیں تو اسے چاہیئے کہ اپنے مسلمہ عالموں اور بزرگوں کے اقرارات عجز کا پوری توجہ سے مطالعہ کرے۔ جن میں سے بطور نمونہ مشتے از خروارے چند ایک درج ذیل ہیں۔

پادری صفدر علی نے جن لفظوں میں اقرار عجز کیا ہے۔ وہ ملاحظہ ہو۔

(۱) "مسئلہ تثلیث جو اسرار ماہیت و ذات مغیب و منزہ اسمائے ذوالجلال سے ہے۔ دلائل عقلی سے اس کا ثبوت و بطلان دونوں ناممکن ہیں"

(نیاز نامہ طبع چہارم صـ۱)

پادری فنڈر کا اقبال عاجزی بھی دیکھ لیا جائے۔ اس نے اپنی کتاب مفتاح الاسرار کے شروع میں ہی لکھا ہے کہ

(۲) "مسیح کی الوہیت اور خدا کی پاک ذات کی تثلیث بھی ایسی ہی ہیں۔ وے خدا کی پاک ذات کے ان بھیدوں میں سے ہیں جن کی تشبیہیں موجودات میں نہیں پائی جاتیں۔ اور اسی سبب سے آدمی ان کے پہچاننے اور بیان کرنے سے لاچار ہوتے ہیں اور جب ہم اس دنیا میں ہیں محال ہے کہ وہ بھید تماماً اور کاملاً ہم بندوں پر کھولے جائیں۔"

پھر اسی کتاب کے باب اول فصل ۲ میں لکھا ہے کہ

"اس بات کی تفصیل اور ثبوت کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ذات حق تعالیٰ کی احدانیت باوجود تین اقنوم کے معدوم نہ ہو۔ انسان کی طاقت سے باہر ہے۔"

پادری عماد الدین نے بھی بایں الفاظ اعتراف عجز کیا ہے۔

(۳) "تثلیث جو اسرار الٰہی میں سے ایک سر ہے۔ اس طرح پر مذکور ہے کہ خدا ایک ہے اور خدا تین ہے یعنی الوحدت فی التثلیث و تثلیث فی الوحدۃ۔ ایک میں تین اور تین میں ایک یہ آدمی کی سمجھ سے اونچی ہے۔" (تحقیق الایمان صـ۱۲۱)

پادری ڈبلیو تامس ایم اے بھی اپنی کتاب تشریح التثلیث میں اوپر اوپر ہاتھ پاؤں مارنے پر بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ

(۴) "خلقت کے استدلال اور عقلی دلائل اس (تثلیث) میں چل نہیں سکتے۔" (التشریح التثلیث صـ۲۲)

پادری مارٹن کلارک کو بھی جنگ مقدس (امرتسر) میں کاسر الصلیب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے اپنی عاجزی کا بایں الفاظ اقرار کرنا پڑا کہ

(۵) "کثرت فی الوحدۃ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ کہ نہ اُس کے سمجھنے والا پیدا ہوا نہ ہوگا۔"

(جنگ مقدس صـ۸۹)

یہی نہیں اور بھی اسی طور کی بہت سی اقبالی شہادتیں نقل کی جا سکتی ہیں۔ مگر یہ ثابت کرنے کے لئے یہ بھی کافی نہیں کہ تثلیث کا مسئلہ قطعی طور پر انسانی فہم سے بالا ہے بلکہ بقول ڈاکٹر مارٹن کلارک اس گتھی کو سلجھانے والا تو پیدا ہوا نہ ہوگا ہی"

پس جب یہ مسئلہ واقعی لاینحل اور سمجھ سے بالا ہے تو پھر کس طرح ہم مان لیں کہ کوئی مسیحی اسے دوسروں کو سمجھا سکتا ہے؟

جب یہ بقول اصحاب کلیسا ان کا ایک بنیادی مسئلہ ہے اور ان کی نجات کا مدار ہی اس پر ہے تو پھر کیا یہ کہنا حقیقت نہیں؟ کہ جس نے بھی اس قسم کے مسائل کی تلقین کی ہے وہ حد درجہ کا بے رحم تھا۔ نہ صرف وہی بلکہ وہ کتاب بھی زمرۂ الہام سے خارج متصور ہو گی۔ جس نے ایسی تعلیم دے کر مخلوق خدا کو صدیوں سے پریشان کر رکھا ہے۔

ایک مغالطہ کا جواب

اس اعتراض سے بچنے کے لئے بعض دفعہ مسیحی دوست پادری عماد الدین کا مندرجہ ذیل الزامی جواب سنا کر پیچھا چھڑانے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ کہ کثرت فی الوحدت کا مسئلہ بیشک آدمی کی سمجھ سے اونچا ہے مگر ایسے ہی

"جیسے کہ وحدت جس پر اہل اسلام نازاں ہیں۔ وہ بھی ایسی چیز ہے۔ کہ کسی بشر کی عقل اس کو سمجھ نہیں سکتی۔ اور نہ کوئی مسلمان آج تک اس کے معنی سمجھا ہے۔"

(تحقیق الایمان صـ۱۲۴)

ہر چند کہ اس قسم کے بے معنی اور بے تعلق الزامی جواب کا جواب الجواب دینا تضیع اوقات کے سوا اور کوئی معنی نہیں رکھتا۔ مگر جھنجھلائے ہوئے مجیب کی تسکین طبع کی خاطر ذیل میں انہیں کے ایک ذمہ وار چوٹی کے مسیحی لیڈر کا ایک نہایت ہی چھوٹا سا مختصر مگر جامع اور پُر معنی فقرہ نقل کئے دیتے ہیں جس کے بعد اس قسم کی جھنجھلاہٹ کبھی پیدا نہ ہوگی۔

پادری مارٹن کلارک نے جنگ مقدس میں سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ

"میں محمدی واحدنیت کا قائل نہیں ہو سکتا۔ جو بچہ بھی سمجھ سکتا ہے"۔ (جنگ مقدس صـ۸۳)

کیوں صاحبان! دیکھا محمدی واحدنیت کو بچے بھی سمجھ سکتا ہے؟ اب کوئی یہ نہ کہے کہ تثلیث کی طرح توحید بھی سمجھ سے بالاتر ہے

تیسرا سوال:۔ لیکن اگر کوئی محولہ بالا اقراری بیانات کو از راہ ضد تحکماً رد کر کہہ بھی دے کہ اس میں کوئی اُلجھن نہیں۔ ادنیٰ توجہ سے یہ سمجھا جا سکتا ہے۔ تو اس صورت میں اسے چاہیئے کہ اپنی بات کا پاس کرتے ہوئے مقدس اتاناسیس کا مندرجہ ذیل عقیدۂ تثلیث، ہمیں بھی سمجھا دے۔

اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ

نیکی پر آگاہ کرنے والا نیکی کرنیوالے کی طرح ہوتا ہے

ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں۔ اپنے واقفوں اور اپنے ہم علاقہ۔ اپنے ہمعصر لوگوں کو تحریک کرے۔ کہ ان میں سے جو لوگ اس وقت تک تحریک جدید میں حصہ نہیں لے سکے۔ وہ دفتر دوم میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

(ارشاد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

عقیدہ اتاناسیس

"عقیدہ جامعہ یہ ہے کہ ہم تثلیث میں واحد خدا کی اور توحید میں تثلیث کی پرستش کریں۔ نہ اقانیم کو ملا دیں نہ ماہیت کو تقسیم کریں۔ کیونکہ باپ ایک اقنوم بیٹا ایک اور روح قدس ایک اقنوم ہے۔ مگر باپ بیٹے روح قدس کی الوہیت ایک ہی ہے۔ جلال برابر۔ عظمت ازلی یکساں جیسا باپ ہے ویسا ہی بیٹا اور ویسا ہی روح قدس ہے۔ باپ غیر مخلوق۔ بیٹا غیر مخلوق اور روح قدس غیر مخلوق۔ باپ غیر محدود، روح قدس غیر محدود۔ باپ ازلی۔ بیٹا ازلی اور روح قدس ازلی تاہم تین ازلی نہیں بلکہ ایک ازلی۔ اس طرح نہ تین غیر محدود نہیں اور نہ تین غیر مخلوق بلکہ ایک غیر مخلوق اور ایک غیر محدود۔ یونہیں باپ قادر مطلق۔ بیٹا قادر مطلق اور روح قدس قادر مطلق تو بھی تین قادر مطلق نہیں بلکہ ایک قادر مطلق ہے۔ ویسا ہی باپ خداوند بیٹا خداوند اور روح قدس خداوند کیونکہ جس طرح مسیحی عقیدہ سے ہم پر فرض ہے کہ ہر ایک اقنوم کو جدا گانہ خدا اور خداوند مانیں اسی طرح دین جامع سے ہمیں یہ کہنا منع ہے کہ تین خدا یا تین خداوند ہیں"

(دعائے عمیم کی کتاب مطبوعہ کلکتہ بار سوم صفحہ ۳۶-۳۷)

(الف) اگر کوئی مسیحی دوست یہ گورکھ دھندا سمجھ چکا ہے تو خدارا ہمیں بھی سمجھا دے کہ کس طرح تین ایک بھی ہوں اور ایک تین بھی۔ باپ بھی خدا۔ بیٹا بھی خدا۔ روح قدس بھی خدا۔ مگر پھر بھی تین خدا نہیں بلکہ ایک ہی خدا مانا جائے؟

باپ بھی قادر مطلق۔ بیٹا بھی قادر مطلق۔ روح قدس بھی قادر مطلق مگر اس پر بھی تین قادر مطلق نہیں بلکہ ایک قادر مطلق ہے۔

(ب) اس کی تو ایسی مثال ہوئی کہ تین ماشے پاؤ بھی ایک بھی ہیں اور تین بھی۔ حالانکہ جہاں تک ہم نے سر دھنا اس پہیلی کو نہ بوجھ سکے کہ ایک ڈالی میں تین سیب الگ الگ لگے ہوئے ہیں۔ مگر ہم انہیں تین بھی کہیں اور ایک بھی۔

ہم نے بہتیرا دستمند عقل کو اس میدان میں دوڑایا مگر حاشا وکلا ہمیں یہ بات قطعاً سمجھ میں نہیں آئی کہ تین اقنوم اپنی اپنی جگہ الگ الگ مستقل وجود بھی رکھتے ہیں۔ مگر پھر بھی ہم انہیں ایک ہی جانیں۔ اور ان کی ماہیت میں تقسیم روا نہ رکھیں۔

(ج) ممبران کلیسیا بتلائیں تو جب ایک جزو تین کا ہے تو کیا اس عقیدہ کی رو سے وہ حقیقتاً عین تین کا ہوگا یا نہیں؟ اگر ہوگا تو پھر جزو کل ہو جائے گا۔ اور اگر اسی طرح تین ایک عین ہوں تو کل کو جزو ماننا پڑے گا جو بالبداہت باطل ہے۔

چوتھا سوال:- اچھا یہ بھی نہ سہی کم از کم اتنا تو بتلا دیا جائے جب باپ خدا ہے بیٹا خدا ہے اور روح قدس بھی خدا ہے تو کیا ان تینوں میں کوئی مابہ الافتراق بھی ہے؟ یعنی ان میں الگ کوئی ایسی بات بھی ہے جو ایک دوسرے میں فرق کرنے میں امداد دے؟ اگر کہئے کوئی نہیں، تو پھر یاد رکھئے وہ تین نہیں بلکہ ایک ہی ہے۔ لیکن اگر ان میں کوئی مابہ الامتیاز پایا جاتا ہے تو پھر بتایا جائے وہ کوئی اچھی صفت ہے یا بری؟ اگر کہئے اچھی۔ تو پھر ماننا پڑے گا کہ ایک اقنوم میں فرق کرنے کے لئے کوئی اعلیٰ صفت ہے مگر دوسروں میں نہیں پائی جاتی اور جب دوسروں میں وہ اعلیٰ وصف نہیں پایا گیا تو پھر وہ ناقص ٹھہرے اور یہ تو مسلمہ ہے ہی کہ ناقص خدا نہیں ہو سکتا۔

پانچواں سوال:- لگتے ہاتھ یہ بھی بتا دیا جائے کہ اس پیچیدہ اور دور از فہم عقیدہ پر ایمان لانا ضروری ہے یا نہیں؟ اگر کہئے نہیں، تو پھر اسے مدار نجات بنانا کیونکر درست ٹھہرے گا؟ اور اگر کہئے کہ ہماری نجات کا اس پر انحصار ہی نہیں تو ساتھ ہی اس کے یہ بھی بتائیں کہ مقدس اتاناسیس کے مندرجہ ذیل اعلان کا کیا مطلب ہوا کہ "جو کوئی نجات چاہتا ہے (تو) اس کو سب باتوں سے پہلے ضرور ہے کہ عقیدہ جامعہ رکھے۔ اس عقیدہ کو جو کوئی کامل اور بے داغ نگاہ نہ رکھے وہ بے شک عذاب ابدی میں پڑے گا۔ اور عقیدہ جامعہ یہ ہے کہ ہم تثلیث میں واحد خدا کی اور توحید میں تثلیث کی پرستش کریں"

(دعائے عمیم کی کتاب صفحہ ۲۶)

یہ پڑھ لینے کے بعد اگر یہ کہا جائے کہ واقعی اس عقیدہ پر ایمان لانا نجات کے لئے ضروری ہے۔ ورنہ "عذاب ابدی میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ تو اب یہ بتائیے کہ حضرت یسوع مسیح سے پہلے یعنی حضرت آدم سے لے کر یوحنا بپتسمہ دینے والے کے عہد مبارک تک جو نبی۔ رسول۔ کاہن۔ فقیہہ۔ فریسی اور دوسری تمام مخلوق گذر چکی تھی۔ وہ بھی اس عقیدہ پر ایمان رکھتی تھی یا نہیں؟ اگر کہئے ان کا بھی اس عقیدہ جامعہ پر دلی اعتقاد تھا۔ تو اس کا ثبوت تاریخ بائیبل سے بہم پہنچایئے اگر کہئے کہ وہ اس راز سے بے خبر رہے تو پھر کیا مانا جائے؟ آیا یہ کہ وہ تمام لوگ جو پرانے عہد نامہ پر عمل پیرا رہے نجات پا گئے یا "ہلاکت ابدی" میں پڑے؟ اگر کہئے "ہلاکت ابدی" میں پھر یہ صریح ظلم ہے کیونکہ جب انہیں اس عقیدہ کی خبر ہی نہ تھی تو اس پر ایمان لانا کیونکر ممکن تھا اور اگر یہ جواب دیا جائے کہ جناب مسیح سے پہلے جس قدر بھی اہل کتاب گذرے وہ بغیر عقیدہ تثلیث پر ایمان لائے نجات پا گئے۔ تو پھر یہ بھی سمجھائیے کہ ان کے بعد مخلوق الٰہی نے کونسا قصور کیا تھا جس کی پاداش میں ان کے کمزور دماغوں پر اس قدر مہیب بوجھ لاد دیا گیا کہ تثلیث ایسے گورکھ دھندے کو سمجھے بغیر ہی مان لیں اور اس کو ذریعہ نجات بھی سمجھیں جب پہلے زمانوں میں بھی توحید پر اعتقاد رکھنے کے باعث مخلوق خدا نجات پا گئی تو کیوں نہ اب بھی تثلیث کو مانے بغیر نجات ممکن سمجھی جائے؟

لیڈر بقیہ صفحہ ۳

اور ان کا علم امام وقت کو ضرور ہوتا ہے ایسی صورت میں بہتر یہی ہوگا ہم یہ مال امام کے سپرد کر دیں تاکہ وہ کسی نظام سے مستحقین کو تقسیم کرے۔ اس نظام میں وہ تمام مدّیں آجاتی ہیں جو امام وقت تمام قوم کی اصلاح کے لئے ضرورت کے مطابق متعین کرتا ہے ان مدات میں سے اشاعت دین بھی ایک نہایت ضروری مد ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہمیں اپنا تمام فاضل مال جس کو صدقات میں خرچ کرنا چاہیے بذریعہ امام وقت خرچ کرنا چاہیئے۔ براہ راست صرف وہی مال خرچ کرنا چاہیئے جس کو ہم اپنے ذاتی علم سے زیادہ اچھی طرح خرچ کر سکتے ہیں۔ اور پر کی آیۃ شریفہ میں جن مستحقین کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے بعض مثلاً والدین۔ ذوی القربیٰ غریب ہمسائے غلام ایسے ہیں جن کو ہمارے سوا دوسرا نہیں جان سکتا۔ پھر ان کے علاوہ بعض مساکین اور یتامیٰ و مسافر بھی ایسے ہو سکتے ہیں جن کو ہم براہ راست زیادہ مدد دے سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو تو ہمیں براہ راست ہی مدد دینی چاہیئے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو مدد صرف قومی سطح پر ہونی چاہیئے وہ کچھ کم ضروری ہے بلکہ صحیح تو یہی ہے کہ قومی مفاد کو انفرادی مفاد پر ترجیح حاصل ہے۔ کیونکہ قومی مفاد میں ان افراد کا مفاد بھی شامل ہے جن کو ہمیں براہ راست مدد دینی چاہیئے۔ صرف انہی افراد کا مفاد ہی نہیں بلکہ ہمارا ذاتی مفاد بھی قومی مفاد میں شامل ہے اس لئے بعض وقت ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ذاتی جائز ضروریات کو بھی قومی مفاد پر قربان کر دینا پڑتا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا اور آپ کے صحابہ کرامؓ کا طرز عمل ہمارے سامنے موجود ہے۔ آپ اور آپ کے صحابہ کرامؓ ضرورت کے وقت اپنا سارا سارا مال بھی قومی مفاد کے لئے دے دیتے تھے۔ ایسے مواقع بے شک غیر معمولی ہوتے ہیں۔ جب انسان کو اپنا سارا مال قربان کر دینا چاہیئے لیکن الٰہی جماعتوں کی ابتدائی زندگی میں ایسے مواقع اکثر آتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کئی بار اپنا سارا سارا مال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر رکھ دیا۔ نصف یا تہائی یا چوتھائی مال دینے والے صحابہ کرامؓ تو کثرت سے تھے۔ بلکہ اگر اس زمانے کی تاریخ ہمارے سامنے ہو تو ہمیں نظر آئیگا کہ تمام مومن قومی مفاد کے لئے تمام مال قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ دوسری طرف اپنے براہ راست مستحقین کو بھی نظر انداز نہیں کرتے تھے۔ ان کے راہ میں جو بھی ایسے مستحقین آتے تھے وہ ان کی حاجات کو پورا کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ لیکن اس طرح مال خرچ کرنا قومی مفاد کے مواقع پر خرچ کرنے پر اثر انداز نہیں ہوتا تھا اور رسول کریمؐ کے ایک اشارہ پر اپنا مال پیش کر دیتے تھے۔ یہ درست ہے کہ رسول کریمؐ ان کو اپنے نفس کے حقوق کی نگہداشت کی طرف توجہ دلاتے رہتے تھے اور انفاق فی سبیل اللہ کے حدود ان کو بتاتے رہتے تھے

جماعت احمدیہ بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑی کی گئی ہے اور ابھی اپنے ابتدائی دور میں ہے۔ رسول کریمؐ کی جماعت کی طرح اس کی بنیادیں بھی غیر معمولی قربانیوں ہی سے مستحکم ہو سکتی ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے ہمیں یکے بعد دیگرے ایسے امام بھی عطا ہوئے ہیں جو ہمیں ہمارے فرائض کی طرف نہ صرف توجہ دلاتے ہیں بلکہ جنہوں نے ایسے انتظام بھی کئے ہیں کہ ہم انفاق فی سبیل اللہ کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق اپنے اموال صرف کر سکیں چنانچہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے امام اوّل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے اموال کے خرچ کیلئے ادارے قائم کئے جن میں وصیت کا ادارہ اپنی وسعت اثر و افادہ میں اپنی نظیر نہیں رکھتا حضور اقدسؑ کے خلفاء میں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے وصیت کے ادارے کو مزید ترقی دینے کے علاوہ بعض اور طوعی ادارے بھی قائم فرمائے ہیں جن میں سے تحریک جدید کا ادارہ بیرونی ممالک میں اشاعت اسلام کے لئے خاص طور پر مفید ثابت ہوا ہے۔

اسی ادارہ کے قیام کی وجہ سے ہی جماعت احمدیہ یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ۔ ایشیا اور جزائر میں اسلامی مشن قائم کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ جن کے لئے تمام اسلامی اور غیر اسلامی دنیا سے اس کو داد تحسین مل رہی ہے۔ اور اپنے اور بیگانے اس چھوٹی سی جماعت کے کاموں کی تعریف کر رہے ہیں۔ یہی ایک ایسی بات ہے۔ جو جماعت کو قربانیوں کی رفتار کو اور بھی تیز کرنے پر اکسانے کے لئے کافی ہے اپنوں اور بیگانوں کی تحسین و آفرین گویا ان قربانیوں کا انعام ہے جو جماعت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس دنیا میں مل رہا ہے۔ دوسرے جہان کا انعام تو اس جہان میں ملے گا۔ انعام اس لئے دیا جاتا ہے کہ انعام پانے والا اس کام کو اور بھی اچھی طرح سے سرانجام دے جس کے لئے اس کو انعام دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہی ہوتا ہے۔ کہ یہ کام اچھا اور مفید ہے۔ اس کو کئے جاؤ۔ انعام انسان کو سست اور کاہل بنانے کے لئے نہیں دیا جاتا۔ بلکہ اس کو اور بھی چست اور ہوشیار بنانے کے لئے دیا جاتا ہے۔

اس لئے ہر ایک احمدی کو سوچنا چاہیئے کہ اگر وہ جماعت احمدیہ میں اس لئے شامل ہوا ہے کہ یہ ایک الٰہی جماعت ہے۔ تو اس کو ویسی ہی قربانیاں کرنی پڑیں گی جیسی قربانیاں کرنا الٰہی جماعتوں کا شیوہ ہے۔ ہم توحید باری تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا تمام دنیا میں بلند کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ تو یقیناً ہمیں ایسی ہی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ جیسی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام نے توحید باری تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں بلند کرنے کے لئے کیا تھا۔

قاتل کے سراغ کیلئے پانچ ہزار انعام

لاہور ۳ ر دسمبر: حکومت مغربی پنجاب نے مسز ویزنیس کے قاتل کا سراغ لگانے والے کے لئے انعام کی مالیت اب بڑھا کر پانچ ہزار روپیہ کر دی ہے۔

یاد رہے کہ مسز ویزنیس ۸ ر نومبر ۱۹۴۸ء کو علی الصبح سندھ ایکسپریس کے ایک ڈبے میں قتل کر دی گئی تھیں اور لاش کو لودھراں اور دنیا پور کے درمیان گاڑی سے باہر پھینک دیا گیا تھا۔

عرب مہاجرین کی بحالی کی ذمہ داری مجلس اقوام پر ہے

فلسطین میں صیہونی دعووں کی مذمت

لندن ۳ ر دسمبر: (رائیٹر) "سنڈے ٹائمز" کے مقالہ نگار خصوصی "سکروٹیٹر" نے ایک مقالے میں اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ فلسطین کے عرب مہاجرین کی بحالی کی ذمہ داری مجلس اقوام پر ہے موصوف نے فلسطین میں یہودیوں کے دعووں پر بھی نکتہ چینی کی ہے۔ مقالے کی ابتدا میں لکھا ہے کہ "فلسطین کے مسئلے سے مجلس اقوام کے تین اداروں کا تعلق ہے۔ اول سلامتی کونسل۔ دوم جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی۔ سوم جنرل اسمبلی کی وہ کمیٹی جو انسانی حقوق اور دوسرے امور سے تعلق رکھتی ہے ان میں سلامتی کونسل سب سے زیادہ اہم ہے۔ یہ مجلس اقوام کا اعلیٰ ترین انتظامی ادارہ ہے۔ اور اس کے ذمہ یہ کام سونپا گیا ہے۔ کہ وہ عارضی صلح کا نفاذ عمل میں لائے۔ اور لڑائی بند کرائے سیاسی کمیٹی کا فرض یہ ہے۔ کہ وہ فلسطین کے مستقبل کے سلسلے میں طویل عرصہ کے لئے پالیسی وضع کرے اور تیسری کمیٹی کا کام یہ ہے۔ کہ عرب مہاجرین کی بحالی کے مسئلے کا جائزہ لے"۔

مضمون نگار لکھتا ہے "کاؤنٹ برنا ڈوٹ کی افسوسناک موت کے بعد ان کی آخری رپورٹ اور سفارشات کی بنیاد پر ایک سمجھوتے کے مواقع پیدا ہو گئے تھے۔ سیاسی کمیٹی نے ان مواقع سے فائدہ نہ اٹھایا اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ امریکی حکومت صدارتی انتخابات کے خاتمے سے پہلے اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اب انتخابات ختم ہو چکے ہیں۔ صدر ٹرومین کو اپنی قوم کی طرف سے کوئی فیصلہ کرنے کا پورا اختیار ہے۔ پچھلی جمعرات کو سیاسی کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ اور حکومت برطانیہ نے برنا ڈوٹ رپورٹ کی حمایت میں ایک قرارداد پیش کی۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا متن تقریباً وہی تھا۔ جو التوا سے پیشتر برطانوی اور امریکی نمائندوں نے مل کر مرتب کیا تھا۔ لیکن امریکی مندوب نے اب کی بار اس کی حمایت نہیں کی"۔

"اب سارے مسئلے کا دارومدار دو علاقوں پر ہے۔ شمالی فلسطین میں مغربی گلیلی کا علاقہ اور جنوب میں نجب کا علاقہ۔ ایک سال ہوا۔ اسمبلی نے ایک قرارداد کے ذریعے نجب یہودیوں کے لئے اور مغربی گلیلی عربوں کے لئے مخصوص کر دیا۔ برنا ڈوٹ رپورٹ میں اس کے برعکس سفارش کی گئی۔ لیکن برنا ڈوٹ کی موت کے بعد اسرائیلی فوجوں نے نہ صرف نجب کا علاقہ فتح کر لیا ہے بلکہ مغربی گلیلی پر بھی قبضہ جما لیا ہے۔ اور اب یہودی ان دونوں علاقوں پر قبضہ جاری رکھنا چاہتے ہیں"۔

"سنڈے ٹائمز" کے مقالہ نگار نے یہودیوں کے دعووں پر نکتہ چینی کی۔ اور عرب مہاجرین کے مفاد کی وکالت کی ہے۔ اور آخر میں یہ امید ظاہر کی ہے۔ کہ امریکہ اور برطانیہ کے فاتح خارجہ کسی نہ کسی سمجھوتے پر پہنچ جائیں گے۔ مقالہ نگار نے کہا کہ زیر بحث علاقہ دنیا کے اہم ترین علاقوں میں شامل ہے۔ روس اس وقت اس سے الگ ہے۔ لیکن وہ اس میں مداخلت کے لئے موقع کی تلاش میں ہے مجلس اقوام کا فرض ہے کہ وہ اس مسئلے کو فوری محکم اور منصفانہ انداز میں حل کرے (رائیٹر۔ ڈ۔ س)

فوجی بھرتی کی اہمیت

لاہور ۳ ر دسمبر: سرگودھا میں ڈسٹرکٹ سولجرز سیلرز اینڈ ایئر مینز بورڈ کا ایک اجلاس حال ہی میں منعقد ہوا جس میں ڈپٹی کمشنر نے بھرتی کی اہمیت پر زور دیا۔ اور تمام توانا مردوں سے اپیل کی۔ کہ وہ دفاع پاکستان کے لئے فی الفور فوج میں شامل ہو جائیں۔ اور اپنے دوسرے سابق فوجی بھائیوں کو بھی اس بات کی تلقین کریں۔

(بقیہ صفحہ ۴)

اور جیسا کہ ضعف ایمان کا خاصہ ہے یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہو گئی تھی۔ اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے سو میں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے۔ کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہو گا۔ بعد اس کے کہ بہت دور ہو گیا تھا۔ سو میں انہی باتوں کا مجدد ہوں۔ اور یہی کام ہیں۔ جن کے لئے میں بھیجا گیا ہوں"۔

پس صدیقی صاحب نے اپنے مضمون میں لوگوں کی جو حالت بیان فرمائی ہے۔ وہ بالکل صحیح ہے۔ اور انہوں نے اس زمانہ کے مسیح کی ویسے ہی مخالفت کی۔ جیسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُن کے ہمعصر مخالفوں نے کی تھی۔ صدیقی صاحب بتائیں کہ وہ کس زمرہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں؟

عراق میں پڑھنے کی اجازت نہیں ملی

بغداد ۳ر دسمبر حکومت فرانس نے شمالی افریقہ کے ۸ طالب علموں کو ملک چھوڑ کر عراق میں تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ عراق کے تعلیمی افسروں نے طلباء کو عراق آنے کی اجازت دے دی تھی۔ (اسٹار)

ڈاکٹر بنچ نے قاہرہ کی روانگی ملتوی کر دی

قاہرہ ۳ر دسمبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کے قائم مقام ثالث ڈاکٹر رالف بنچ نے اپنی مصر کی روانگی کو ملتوی کر دیا ہے۔ اس سے پہلے کی خبر میں کہا گیا تھا کہ ڈاکٹر بنچ آج پیرس سے یہاں آنے والے ہیں اور عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا سے ملاقات کریں گے (اسٹار)

صوبہ سرحد کے گورنر اتوار کو کراچی پہنچ رہے ہیں

کراچی ۳ر دسمبر صوبہ سرحد کے گورنر سر امبروس ڈنڈاس اتوار کے روز کراچی آ رہے ہیں آپ رخصت پر جا رہے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ کی غیر موجودگی میں کسی کو قائم مقام گورنر مقرر نہیں کیا جائیگا۔ (اسٹار)

بحر ہند کے ہوائی راستے کی اہمیت

کینبرا ۳ر دسمبر۔ عنقریب دولت مشترکہ کی حکومت کو بحر ہند کے ہوائی راستے کی اہمیت کے متعلق رپورٹ پیش کی جائیگی۔ یہ ہوائی راستہ آسٹریلیا سے جنوبی افریقہ کے درمیان ہے۔ قنطاس کمپنی کا ایک جہاز مغربی آسٹریلیا میں پرتھ کے مقام پر دو روز کا سفر کر کے واپس آگیا ہے۔ جہاز نے کس آئلینڈ اور ماریشس کے گزرنے والے ہوائی راستے کا جائزہ لیا ہے۔ . . . . یہ سروے دولت مشترکہ کی حکومت کے ایماء پر کیا گیا تھا (اسٹار)

فلسطین کی حفاظت کیلئے عربوں کو اپنے زور بازو پر اعتماد کرنا چاہیئے (والی عراق)

بغداد ۳ر دسمبر۔ یہاں عراقی پارلیمان میں تخت شاہی پر سے تقریر کرتے ہوئے کہا عراق کے والی السلطنت امیر عبداللہ نے کہا۔ کہ ہمسایہ مسلم ممالک اور مشرق کے دیگر ممالک کے ساتھ عراق کے تعلقات نہایت ہی خوشگوار اور دوستانہ ہیں۔

انہوں نے کہا کہ حکومت فلسطین کو موجودہ تباہ حالی سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے اس ضمن میں عراق نے اچھی طرح اپنے فرض کو سرانجام دیا ہے اور وہ عرب ممالک کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے کہ عرب عوام کی کوشش اور فتح پر یقین کے علاوہ کوئی دوسری چیز فلسطین کو نہیں بچا سکتی۔ وہ خیالی اور وہمی امداد پر اعتماد نہ کریں۔

خارجہ پالیسی کا تذکرہ کرتے ہوئے امیر عبداللہ نے کہا کہ حکومت عرب لیگ کو مضبوط بنانا چاہتی ہے اور عراق اور دیگر عرب ممالک کے درمیان خصوصی تعلقات قائم کرنا چاہتی ہے۔ امیر موصوف نے مزید بتایا۔ ہمارا ملک تمام دنیا میں امن قائم کرنے کا خواہشمند ہے اور مشرق وسطیٰ میں وہ خاص طور پر امن قائم کرنا چاہتا ہے۔ (اسٹار)

عربوں اور یہودیوں کے درمیان معذور جنگی قیدیوں کا تبادلہ

عمان ۳ر دسمبر۔ بین الاقوامی صلیب احمر کے وفد نے اعلان کیا ہے کہ عمان کے حکام نے ۲۳ یہودی جنگی قیدیوں کو منگل کے روز رہا کر دیا ہے ان میں بوڑھے بچے اور معذور شامل ہیں۔ صلیب احمر کے وفد نے کہا ہے کہ یہودی حکام نے اعلان کیا ہے کہ وہ ۵۰۰ ان عرب جنگی قیدیوں کو بلا شرط رہا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جو یا تو بیمار ہیں یا معذور ہیں۔ عرب لیگ سے دریافت کیا گیا ہے۔ کہ کیا وہ ان معذور جنگی قیدیوں کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔

مزید بتایا گیا ہے کہ آجکل ایک ملی جلی کمیٹی یہودیوں کے کیمپوں میں عرب جنگی قیدیوں کو رہا کرنے کے لئے کام کر رہی ہے۔ اسی قسم کی ایک کمیٹی اگلے ہفتے عربوں کے کیمپوں میں کام کریگی۔

ایک صلیب احمر کے مندوب ڈاکٹر جین میونیئر نے اسٹار کے نامہ نگار مقیم عمان کو بتایا کہ یہودیوں نے دو ماہ پیشتر جنگی قیدیوں کے تبادلے کیلئے ایک عمومی پیشکش کی تھی۔ اور اس مسئلے پر غور و فکر کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا۔ کہ عرب جنگی قیدیوں کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے وہ کافی حد تک بہتر ہو گیا ہے (اسٹار)

اپنے آپ میں قائد اعظم جیسا عزم صمیم پیدا کرو

سرحد کے وزیر کی نوجوانوں سے اپیل

کراچی ۳ر دسمبر۔ آج صوبہ سرحد کے وزیر تعلیمات میاں جعفر شاہ نے پاکستانیوں سے بالعموم اور نوجوانوں سے بالخصوص اپیل کی۔ کہ وہ "قائد اعظم جیسا عزم صمیم پیدا کریں۔ اور ملک کی ترقی اور بہبودی کے لئے متحد ہو کر کوشش کریں۔ انہوں نے کہا۔ "قوم کا عزم پہاڑوں کو ہلا سکتا ہے

وزیر تعلیم نے کہا کہ پاکستان ہر ایک شخص کا ہے خواہ وہ غریب ہو یا امیر چاہے وہ کارخانہ دار ہو یا مزدور اور چاہے وہ وزیر ہو یا عام آدمی۔ اسلئے ہر پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ حکومت اور ملک کی امداد میں ہاتھ بٹانے اور ملک کے جہاز کو پار لگانے کی کوشش کرے۔ جو کہ نیا ہر گرداب میں پھنس گیا ہے۔ اور عزت اور حفاظت کے ساتھ اس جہاز کو اپنے منزل مقصود تک پہنچائے

میاں جعفر شاہ نے کہا کہ یہ کام صرف اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ مسلم لیگ کو مضبوط بنایا جائے کیونکہ یہی جماعت ملت کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ ذاتی حیثیت میں تقریر کرتے ہوئے سعودی عرب کے ناظم الامور السید عبدالحمید الخطیب نے عربی زبان میں اپنے ہم مذہب پاکستانیوں کو مشورہ دیا کہ سچی خدمت کے لئے کسی صلے کی خواہش نہیں کی جاتی۔ لیکن اس کا صلہ جلد یا بدیر ضرور ملتا ہے (اسٹار)

میو ہسپتال کے انتظامات غیر تسلی بخش ہیں معائنہ کے بعد وزیر صحت کے تاثرات

لاہور ۳ر دسمبر۔ آج صبح آنریبل چوہدری فضل الٰہی وزیر تعلیم و صحت مغربی پنجاب بلا اطلاع میو ہسپتال کے معائنے کیلئے پہنچے آپ نے مختلف آؤٹ ڈور مریضوں کے محکموں اور بہت سے وارڈوں میں کام کا تفصیل سے معائنہ کیا۔ آپ وہاں کے حالات سے کسی حد تک غیر مطمئن ہوئے۔ وزیر موصوف کو انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات اور میو ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نے ہسپتال کے مختلف شعبے دکھائے۔ معائنے کے بعد اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ پاکستان کے اس *

* عظیم ہسپتال میں باہر کے مریضوں کیلئے انتظامات زیادہ اچھے ہونے چاہئیں۔ یہ محکمہ دن میں صرف دو گھنٹوں کیلئے کھلتا ہے۔ اور میڈیکل افسر اس شعبے میں صرف جزوی طور پر ڈیوٹی دیتے ہیں۔ میں نے انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات کو ہدایت کی ہے کہ وہ بیرونی مریضوں کے شعبے کم از کم چھ گھنٹے تک کھلا رکھنے کا فی الفور انتظام کریں جیسا کہ دوسرے شہروں کے ہسپتالوں اور دوسرے ملکوں کے شفاخانوں کا دستور ہے موجودہ سٹاف میں زیادہ اضافہ کے بغیر یہ انتظام ہو سکتا ہے مجھے امید ہے کہ میڈیکل افسر باہر کے مریضوں کو زیادہ سے زیادہ سہولت بہم پہنچانے کیلئے پوری کوشش سے کام لیں گے یہ کام طبی امداد کے سلسلے میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔

سرجیکل وارڈ میں اپریشنوں کے انتظامات کے متعلق آنریبل چوہدری فضل الٰہی نے کہا۔ سرجری کے شعبہ میں ہمارے پاس اب تین سرجن اور تین کلینیکل اسسٹنٹ ہیں۔ پہلے ہر سرجن ہفتے میں تین اپریشن کرتا تھا۔ مگر اب دو اپریشن کرتا ہے۔ اپریشن کے لئے ۴۵

پاکستان کیلئے اونی دھاگا کاتنے کی مشین

کراچی ۳ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ نے پاکستان کو ۱۸۷۵۰ پونڈ قیمت کی اونی دھاگا کاتنے کی ایک مشین کی پیشکش کی ہے اور اسے جلد ہی روانہ کر دینے کا وعدہ بھی کیا ہے۔

اس مشین میں ۲۳۴ تکلوں کے برابر دھاگا کاتنے کی اہلیت ہے۔ اور وہ ہفتہ میں ۵۴ ہزار پونڈ اونی کپڑا تیار کر سکتی ہے یہ مقدار اونی کپڑے کے لئے پاکستان کی ضروریات کی ۲۰ فیصدی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ پاکستان میں اون کاتنے اور بننے کی صنعت کا مستقبل بہت روشن ہے کیونکہ پاکستان میں ہر سال ۵ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ اون پیدا ہوتا ہے۔ اسکی اکثر مقدار غیر ملکوں کو روانہ کر دی جاتی ہے۔

یاد ہوگا۔ کہ مرکزی حکومت نے ملک کو اونی کپڑے کے لحاظ سے خود کفیل بنانے کے لئے ۵ بڑی اونی ملیں قائم کرنے کا مقصد اپنے سامنے رکھا ہے۔ (اسٹار)

جنوب مشرقی ایشیا کیلئے سیام کا چاول

لندن ۳ر دسمبر سیام کے خریداری کے ایک مشن کے برطانیہ آنے کے نتیجہ میں سیام سے جنوب مشرقی ایشیا کے باشندوں کے لئے زیادہ چاول بھیجا جائیگا یہاں یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اسٹرلنگ علاقہ میں چاول کی فروخت سیام کا جو روپیہ برطانیہ میں . . . . جمع ہو گیا ہے یہ مشن اس کا کچھ حصہ سیام کی ریلوں کی حالت درست کرنے اور بڑی بڑی مشینوں کے لئے نئے پرزوں کی خریداری میں خرچ کریگا۔ چونکہ جنگ کے بعد سیاسی ہنگاموں سے سیام بہت کم متاثر ہوا (جبکہ اس کے ہمسایہ ملکوں کی پیداوار کا نظام ہی الٹ گیا) اسلئے سیام اس وقت جنوب مشرقی ایشیا اور پورے اسٹرلنگ علاقہ کے لئے چاول حاصل کرنے کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ برطانیہ سے بڑھتی ہوئی تجارت کو جو اہمیت دی جا رہی ہے۔ اس کا اظہار مشن کی ترتیب سے ہوتا ہے اسکی سرکردگی کابینہ کے ایک سابق وزیر اور موجودہ مواصلاتی انڈر سیکرٹری کر رہے ہیں۔ اور اسمیں تجارت کی وزارت کا ڈائرکٹر جنرل بھی شامل ہے سیام نے گذشتہ اگست میں برطانیہ سے جو مال خریدا تھا اسکی قیمت ۲ لاکھ ۸۶ ہزار پونڈ سے زیادہ تھی۔ سیام نے ۱۹۳۸ء میں برطانیہ سے جو مال خریدا تھا یہ سامان اس کا تین گنا ہے۔ اور اب بھی مزید اشیاء کی ضرورت ہے (اسٹار)

۴۵ بین ساز و سامان سے آراستہ کمرے موجود ہیں۔ جنہیں آجکل صرف ایک کمرہ استعمال کیا جا رہا ہے میں نے اسبارے میں بھی انسپکٹر جنرل سول ہسپتال کو ہدایت کر دی ہے کہ دوسرے کمرے کو بھی استعمال کرنے کا انتظام کیا جائے اور ہر سرجن ہفتے میں کم از کم تین اپریشن کرے تاکہ